فرضی قصّے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچّوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

151 | 30 اگست 2013ء 21 شوال 1434ء

بہادر بچی...!



قیمت 5 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام ہے۔ اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں۔ اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب ہمیشہ چمٹ جانے والا ہے۔

(سورۃ الفرقان:64تا66)

(بدر سدید۔ کراچی)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کاہن یا نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لیے گیا اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کی تو اس نے شریعت اسلامیہ کا انکار کیا۔

(کتاب التوحید)

(عظمیٰ ریاض۔ پھلو کی کلاں)

پہلی بات

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گلستانِ روضہ کے پھولو!

امید ہے کہ آپ سب بخیریت ہوں گے اور ایمان وصحت کی بہترین حالت میں ہوں گے۔
چھٹیاں ختم ہوچکی ہیں اور سکول کھل چکے ہیں۔ کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے۔ امید ہے آپ نئے
جذبے سے پڑھائی کا آغاز کر چکے ہوں گے۔ کیونکہ آپ کا آدھا تعلیمی سال تقریباً گزر چکا اس
لئے ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے اور اپنی پڑھائی پر توجہ رہنی چاہیے تاکہ امتحان میں بہتر نتائج دے
سکیں۔ یاد آیا کہ ایک امتحان تو اور بھی ہے اور اس کا کوئی پتہ نہیں وہ کب ہوجائے۔ اس کا وقت تو
مقرر ہے مگر ہمیں معلوم نہیں کہ ہم سے یہ مہلت کب چھین لی جائے اور ہمیں کمرۂ امتحان میں
حاضری دینا پڑ جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جس کو موت آ گئی اس کی قیامت واقع
ہوگئی۔ زندگی کی یہ گھڑیاں ہمارے پاس غنیمت ہیں۔ اس امتحان کی تیاری کے لئے معلوم نہیں کہ
یہ کتنی باقی رہ گئی ہے تو اس امتحان کی بھی پورے لگن کے ساتھ آپ نے تیاری کرنی ہے۔ اللہ اور
اس کے رسول ﷺ کے تمام احکامات کو سیکھنا، سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہے تاکہ اس دن کی ذلت
سے بچا جاسکے۔ جب اس کا نتیجہ نکلے گا اور کسی کو یہ نتیجہ دائیں ہاتھ میں ملے گا تو کسی کو بائیں ہاتھ
میں......

دائیں ہاتھ والا خوشی سے سب کو اپنا نتیجہ دکھاتا پھرے گا اور بائیں ہاتھ والا پریشان ہوگا اور
کہے گا کاش آج کا دن نہ آتا اسے اس کا نتیجہ دیا ہی نہ جاتا...... مگر اب کیا فائدہ......
اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی تیاری کی توفیق دے اور دائیں ہاتھ والوں میں شامل
کرلے۔ آمین

والسلام

رَبَّنَا

شرک سے بچنے کی دعا

اللهمَّ إنِّی أعوذُ بِکَ أنْ أُشْرِکَ بِکَ وَأنَا أعْلَمُ ، وَأسْتَغْفِرُکَ لِمَا لا أعْلَمُ (صحیح الجامع:3731)

’’اے اللہ! میں تیرے ساتھ شرک کرنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اس حال میں کہ میں جانتا ہوں اور میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اس چیز کی جسے میں نہیں جانتا۔ (سعد بن زکریا۔ میانوالی بنگلہ، سیالکوٹ)

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور/ ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

غیرت مند حکمران



اندلس کی اموی سلطنت کے تیسرے حکمران حکم بن ہشام کے دورحکومت میں ایک مقام جووادی الحجارہ کہلاتا تھاکے قریب مسلمانوں کے ایک مسافر قافلے پر عیسائی چھاپہ ماروں کی جماعت نے حملہ کردیا۔ مسلمانوں کی تعداد حملہ آوروں سے بہت کم تھی اوران کے پاس اسلحہ بھی کم تھا۔

تاہم مسلمانوں نے ڈٹ کراس حملے کا مقابلہ کیا اورایک ایک کر کے حملہ آوروں کی بے رحم تلواروں کا لقمہ بن گئے۔ ڈاکوؤں نے قافلے کا سارا مال واسباب لوٹ لیا اور ایک بڑھیا کو جو قافلے کے ہمراہ تھی، زندہ گرفتار کرلیا۔ اس مسلمان بڑھیا نے بہت شورمچایا اور چیخ وپکار کی اور باآواز بلند امیر اندلس حکم کا نام لے کر کہا: ''اے حکم! تیری دہائی ہے، تونے ہمیں بھلا دیا۔ عورتیں بیوہ ہوگئیں اوران کے بچے یتیم ہوگئے!۔''

اس واقعہ کی اطلاع حاکم اندلس کوایک اندلسی شاعر عباس کے ذریعے ہوئی۔ اس شاعر نے حکم کے سامنے ایک قصیدہ پڑھا۔ اس میں شاعر نے بیان کیا کہ اس نے ایک عورت کو چلاتے ہوئے سنا جو یہ فریاد کررہی تھی کہ حکم! تونے ہمیں بھلا دیا۔ اس خبر نے حکم کواس قدر متاثر کیا اس کی غیرت نے جوش مارا اوراس نے اسی وقت اعلان جہاد کر کے کوچ کا حکم دے دیا۔ جس جگہ یہ واقعہ پیش آیا تھا وہاں پہنچا اوراس سمت سے عیسائی سلطنت میں داخل ہوگیا۔ کئی علاقے اس دوران فتح کیے۔ بہت سے شہروں کو ویران کیا اور جو بھی مقابلے کے لیے آیا اسے شکست دے کر آگے بڑھتا گیا۔ اس نے بہت بڑی تعداد میں عیسائی قیدی بنا لیے۔ اس جنگ کے بعد عیسائی حکومت کے ساتھ رابطہ کر کے قیدیوں کا تبادلہ کیا گیا۔ دراصل حکم بن ہشام اس بڑھیا کو رہا کروانا چاہتا تھا جس نے قافلہ پر دشمنوں کے حملے کے وقت اسے پکارا تھا۔ تبادلے میں وہ بڑھیا مسلمانوں کو واپس ملی تو اس سے پوچھا کہ کیا تجھ پر ظلم وستم ہوا تھا؟ اس کی تلافی ہوئی ہے یا نہیں؟ عورت نے اثبات میں جواب دیا تو حکم کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ اس نے اس بڑھیا کی مالی معاونت بھی کی اور اسے دعائیں دیتا ہوا واپس دار السلطنت قرطبہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

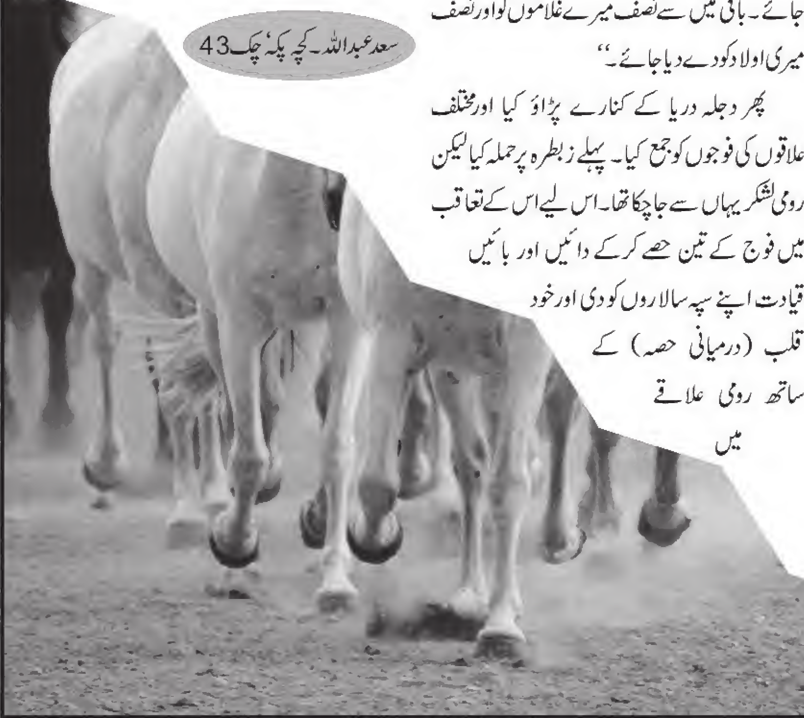
اسی طرح عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے زمانے میں شاہ روم کے حملے میں ایک مسلمان قیدی ہاشمی عورت نے معتصم کو پکارا تھا جب اس باغیرت حکمران کو اطلاع ملی تو فوراً تڑپ اٹھا اوراس نے وہیں جواب دیا ''لبیک لبیک'' (میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں) اورفوراً تخت سے اتر کر کوچ کرنے کا اعلان کرادیا اور بغداد کی قاضی القضاۃ کے سامنے شرعی گواہوں کی موجودگی میں یہ وصیت کی:

''میں جہاد کو جارہا ہوں۔ اگر زندہ واپس نہ آیا تو میری جائیداد کا 1/3 حصہ اللہ کی راہ میں صرف کردیا جائے۔ باقی میں سے نصف میرے غلاموں کو اور نصف میری اولاد کو دے دیا جائے۔''

پھر دجلہ دریا کے کنارے پڑاؤ کیا اور مختلف علاقوں کی فوجوں کو جمع کیا۔ پہلے زبطرہ پر حملہ کیا لیکن رومی لشکر یہاں سے جاچکا تھا۔ اس لیے اس کے تعاقب میں فوج کے تین حصے کر کے دائیں اور بائیں قیادت اپنے سپہ سالاروں کو دی اور خود قلب (درمیانی حصہ) کے ساتھ رومی علاقے میں جا گھسا۔ کافی جھڑپوں اور کئی لڑائیوں کے بعد عموریہ کا مشہور شہر فتح ہوا۔ معتصم نے اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس کی فصیل اور جنگی استحکامات تڑوا دیے اور تمام مسلمان قیدی رہا کروا کر عزت واحترام سے ان کو ان کے علاقوں میں بھجوا دیا۔ اس طرف عورت کی دہائی پر لبیک کہنے والے معتصم نے عموریہ کا مشہور شہر فتح کرلیا اور دینی غیرت، جوش جہاد اور بہادری کا ثبوت دیا۔

یہ واقعات تو ہمارے اسلاف کے تھے جنہوں نے عزت کی خاطر اپنی جان تک خطرے میں ڈال دی اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے کہ جب تک مظلوموں کو ان کا حق نہ دلوادیا اور اپنی عزتوں کو دشمنوں سے رہائی نہ دلوادی۔ اسی طرح محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے ناہید نامی عورت کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے جہاد کیا اوراسے دشمن کے پنجے سے چھڑوالیا۔ ہمارے اسلاف کے یہ واقعات ہمارے لئے اور ہمارے حکمرانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہم ان روایات پر عمل کر کے اور دینی غیرت اور حمیت کو زندہ رکھ کر ہی اسلام کا دفاع کرسکتے ہیں۔ پھر ہی ممکن ہے کہ اسلام کی کسی بہن یا بیٹی کی عزت کو کوئی ہاتھ نہ لگا سکے۔

سعد عبداللہ۔ کچہ پکہ' چک43





خباب رضی اللہ عنہ کی استقامت

وہ خاتون مکہ مکرمہ میں غلاموں کی منڈی میں گھوم رہی تھی، چاہتی تھیں کہ کوئی ایسا غلام خریدلوں جو مفید ومنافع بخش ہو۔ گھریلو خدمت بجالائے، شرافت کا پیکر بھی ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی نظر ایک نوخیز پر پڑی جو صحتمند اور شرافت کا پیکر نظر آرہا تھا۔ غور وفکر کے بعد انہوں نے دل کو آمادہ کرلیا کہ اس بچے کو بطور غلام خرید کر گھر لے جاؤں سو قیمت ادا کی اور غلام خرید کر چل پڑیں......!

راستے کے نشیب وفراز طے کرتے ہوئے وہ کبھی کبھی بچے سے کوئی سوال بھی کرتی تھیں کہ لڑکے تمہارا نام کیا ہے؟ بچہ معصومیت سے بولا: ''خباب''

پھر پوچھا باپ کا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا ''ارت''

پھر گویا ہوئیں: عربی ہو؟ لڑکا بتانے لگا جی عربی ہوں۔ ہمارے محلّہ میں جب ایک عرب قبیلہ نے لوٹ مار کی تو ہمارے جانور بھی ساتھ لے گئے، عورتوں اور بچوں کو قبضے میں کرلیا اور میں بھی بکتا بکاتا یہاں پہنچ گیا ہوں......!

تاہم اس خاتون نے غفلت نہ برتی اور اپنے غلام کو تلوارگری کا خوب ماہر بنوایا اور پھر اس کام سے وابستہ بھی کردیا...... لوگ تھوڑے عرصے کے دوران خباب کے فن کے گرویدہ ہوگئے اور ان کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی تلواریں بڑے شوق سے خریدنے لگے...... گویا یہ اخلاق وفن دونوں میں کمال رکھتے تھے......!

حضرت خباب رضی اللہ عنہ اپنے کام میں مگن رہتے اور ساتھ ساتھ عرب معاشرے کی جاہلانہ اور فرسودہ روایات پر بھی غور کر کے کانپ اٹھتے تھے۔ وقت گزرتا رہا کہ وہ دن بھی ان کی زندگی میں آن پہنچا کہ جب یہ خبر ان کی سماعتوں سے آٹکرائی کہ بنو ہاشم کے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کے دل اس کی نورانی تعلیمات سے پگھلتے جارہے ہیں...... یہ سننا تھا کہ فوراً خدمت اقدس میں جا حاضر ہوئے...... چند ہی باتیں سنیں کہ ضمیر نے دستک دی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور تہہ دل سے پکار اٹھے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

یوں غلاموں کی منڈی میں بکنے والا یہ بچہ، تلوارگری کا ماہر، اعلیٰ اخلاق وکردار کا حامل یہ شخص کوئی عام آدمی نہ رہا تھا بلکہ سرور دو جہاں کی محفل بابرکت میں صحابی کا رتبہ پاکر روئے زمین پر اسلام کو سینے سے لگانے والا یہ چھٹا انسان تھا......!!

اس صاف گو انسان نے قبول اسلام کی داستان کو خفیہ نہ رکھا بلکہ اعلان کردیا...... ہاں اعلان تو کردیا...... مگر آنے والے لمحات سے بے خبر ہوکر...... یہ سننا تھا کہ مالکہ غصے سے بے قابو ہوگئی...... چند نوجوانوں کو بھڑکایا اور خباب رضی اللہ عنہ کے تعاقب میں بھیجا۔ انہوں نے آتے ہی سوال کیا: خباب سنا ہے بے دین ہوگئے ہو......؟

خباب رضی اللہ عنہ نے بڑے ہی کریمانہ انداز میں مخاطب ہوکر کہا: ''نہیں! میں بے دین تو نہیں ہوا بلکہ تمہارے بتوں کو چھوڑ کر اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی بندگی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا اعلان کیا ہے۔''

اچھا! یہ کر کے پھر کہتے ہو کہ میں بے دین نہیں ہوا......؟؟؟

یکبارگی سب اوباش ٹوٹ پڑے جو ہاتھ آیا صحابیٔ رسول ﷺ پر آزمانے لگے۔ مکے، جوتے، ٹھڈے، لوہے، ہتھوڑے...... اسلام کی خاطر مار کھاتے ہوئے اس اللہ کے چنیدہ بندے پر اتنا ظلم کیا گیا کہ جسم سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے...... خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ مکے کے قرب وجوار کے لوگ حیران تھے کہ اس سے پہلے یہ نہ سنا گیا تھا کہ محمد ﷺ کی اتباع اختیار کرکے برملا اعلان کردیا گیا ہو اور پھر ظلم کے ریلے کو عقیدہ توحید کی چاشنی سے گندھے وجود پر برداشت کیا گیا ہو......! خباب رضی اللہ عنہ کی یہ ریت رائیگاں تو نہ گئی تھی بلکہ اس عزم نے صحابہ کے حوصلوں میں جولانی بھر دی اور وہ بھی برملا کلمۂ حق کا اعلان کرنے لگے......!

کفار مکہ کے اندر کی کفر کی آگ مسلسل سلگ رہی تھی...... اسلام کی پھیلتی ہوئی حقانیت کے آگے بند باندھنے کے لیے ہر منصوبہ بندی جاری رہی...... قریش مکہ کے اجلاس جاری تھے...... نت نئی پالیسی سازی پر تبادلۂ خیال بھی جاری تھا۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ ہر قبیلہ قبول اسلام کرنے والے فرد کو ایسی عبرتناک اذیت دے کہ یا تو وہ مرجائے تو پھر باپ دادا کے شرکیہ عقائد کی طرف لوٹ آئے......! چنانچہ سباع بن عبدالعزیٰ جو خباب رضی اللہ عنہ کی مالکہ ام انمارہ کا بھائی تھا کہ جسے ستم کی داستان دہرانے کے لیے حضرت خباب رضی اللہ عنہ ہی آئے...... دوپہر کی تپتی دھوپ ہوتی...... سورج غضب کی گرمی برساتا گزرتا...... مکہ کے تپتے وچٹیل صحرا تھے...... اور خباب رضی اللہ عنہ تھے......!

کپڑے اتروا کر لوہے کی زرہ پہنا کر جب خباب رضی اللہ عنہ کو تپتی ریت پر لٹایا جاتا تو منظر کلیجہ کو حلق میں لے جانے والا ہوتا ہوگا......؟ جب لوہے کی زرہ تپتی ہوگی تو خباب رضی اللہ عنہ کے خاکی وجود پر کیا بیتتی ہوگی......؟ اس کا اندازہ یا تو خباب رضی اللہ عنہ ہی کر سکتے تھے یا پھر دل



رکھنے والے اہل ایمان...... کافر کو اس کی پرواہ نہ ہوتی...... سوال ہوتا بتاؤ کیا محمد ﷺ کے دین سے پھرنے کا اقرار کرتے ہو......؟ جھلتے بدن کے ساتھ خباب ؓ گویا ہوتے "میں گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، ہدایت کا سرچشمہ ہیں......" یہی میرا ایمان یہی میرا عقیدہ ہے......مجمع پھر بکھر جاتا...... پتھر برسنے لگتے دوبارہ سوال ہوتا بتاؤ لات وعزیٰ کے بارے کیا خیال رکھتے ہو......؟؟

بہتے لہو اور پگھلتی چربی کے ساتھ اللہ کا بندہ اقرار کر اٹھتا: وہ گونگے، بہرے ہیں، نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان کا اختیار رکھتے ہیں۔"

کفر وشرک کے پروانوں کے دل کیسے پھٹتے ہوں گے کہ بھاری بھر کم پتھر لا کر خباب ؓ کی پیٹھ سے لگا دیتے اور جکڑ دیتے...... مالکہ کا ظلم بھی تو کم نہ تھا۔ ایک دفعہ خباب ؓ کو پیارے نبی ﷺ سے باتیں کرتے دیکھ لیا اور پھر یہ معمول بنا لیا تھا کہ گرم سلائی سے خباب ؓ کے سر کو داغتی تو وہ بے ہوش ہو جاتے مگر اس کے رویے میں فرق نہ آتا......!

کفار کی مشق ستم جاری تھی۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے عظیم و جانثار صحابہ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم دے دیا......لیکن خباب ؓ کی ہجرت سے قبل ان کی مالکہ سے سر میں ایسا ہولناک درد اٹھا کہ جس جیسا درد پہلے سننے میں نہ آیا وہ درد سے کراہتی اور چلاتی تھی......کوئی علاج کارگر نہ ہوتا بالآخر اطباء نے یہ علاج تجویز کیا کہ اس کے سر کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغا جائے...... چنانچہ جب اس کے سر کو ایسے داغا جاتا تو وہ قدرے راحت پاتی...... یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کی طرف سے بدلہ تھا جو لات وعزیٰ سے بیزار ہو کر اپنا جی الحي القیوم کے در سے لگا چکا تھا۔

پھر یہ راہ ہجرت کا راہی مدینہ پہنچا تو انصار مدینہ کی بے کراں ضیافت میں آرام وراحت کی زندگی بسر کی۔ راہ حق کا یہ مسافر رہ وفا کی کٹھنائیوں سے چور چور تھا...... پیارے نبی ﷺ کی قربت آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتی...... یہ عظیم انسان رہبر دو جہاں کے جھنڈے تلے بدر میں بھی شریک ہوا، احد کے میدان میں ہی اس نے سباع بن عبدالعزیٰ کی لاش دیکھی تو آنکھوں میں ٹھنڈ کی لہریں دوڑ گئیں۔ یہی وہ شخص تھا جو قبیلے کے ہمراہ ان پر من مانے ظلم کرتا تھا اور یہ سیدالشہداء حضرت حمزہ ؓ کے ہاتھوں قتل ہوا تھا......!

وقت پر لگا کر اڑ گیا۔ یہاں تک کہ اس صحابیٔ رسول ﷺ نے خلفاء اربعہ کا عظیم دور بھی دیکھا اور ہر دور میں جلیل القدر مقام پایا...... پھر حضرت عمر فاروق ؓ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تھے کہ ایک دن جناب خباب ؓ بن ارت کے پاس تشریف لائے۔ فرمانے لگے تمام صحابہ میں آپ یا بلال ؓ اس کے حقدار ہیں کہ انہیں اس مسند پر بٹھایا جائے...... پھر عمر فاروق ؓ نے بڑی خواہش کر کے حضرت خباب ؓ سے عرض کی کہ مشرکین کے ہاتھوں پہنچنے والی اذیت کی داستان کا کچھ حصہ تو ہمارے گوش گزار کریں...... خباب ؓ ہچکچائے ...... حضرت عمر ؓ اصرار کرنے لگے تو آپ ؓ نے پیٹھ سے چادر ہٹائی تو حضرت عمر ؓ کانپ اٹھے بولے: یہ زخم یہ چوٹیں کتنے گہرے ہیں......اف یہ کیسے آئے......؟؟

حضرت خباب ؓ نے جب کچھ داستان سنائی کہ جب میرے بدن کا گوشت ہڈیوں سے جدا ہو جاتا اور میرا خون آگ کو بجھاتا تو حضرت عمر ؓ پکار اٹھے: ہاں! مسندوں کے حقدار تم لوگ ہو......!!

اللہ اپنے بندوں کی حفاظت کیسے کرتا اور ان کے رتبے کیسے بلند کرتا ہے؟؟

یہ بات وہی سمجھ سکتا ہے جسکا اپنے پروردگار سے اچھا گمان ہو......!!

مکہ کی تپتی ریت پر اسلام کی جرم میں تڑپتے خباب ؓ کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا کہ وہ کتنی طویل زندگی گزاریں گے......مگر جو کہا تھا پھر ڈٹ گیا تھا......اور اللہ نے اپنے بندے کی حفاظت کی تھی...... زندگی کا آخری دور تھا مال وزر کی فراوانی ہوگئی......لیکن اپنی جان و مال کا مالک اپنے پروردگار کو سمجھنے والے کبھی مال و دولت پر سانپ بن کر نہیں بیٹھتے......!

خباب ؓ کا مال وخزانہ ایسی جگہ ہوتا تھا جہاں سے ضرورتمند اپنی اپنی ضرورت کے مطابق لے جائے۔ نگران تھا نہ چالان......تالا تھا نہ کسی بڑے کی سفارش کی ضرورت...... قیامت کے روز کے سوال کا خوف تھا...... باز پرس کی فکر تھی چنانچہ جب حضرت خباب ؓ نے وفات پائی تو امیرالمومنین حضرت علی ؓ کہنے لگے:

"خباب ؓ پر اللہ رحم کرے یہ وہ شخص تھا جس نے دل کی رغبت سے اسلام قبول کیا۔ دلی چاہت سے راہ ہجرت اختیار کی اور ایک مجاہد کی سی زندگی بسر کی۔"

"اور انھوں نے ان سے اس کے سوا کسی چیز کا بدلہ نہیں لیا کہ وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو سب پر غالب ہے، ہر تعریف کے لائق ہے۔ وہ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اس کی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنھوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو آزمائش میں ڈالا، پھر انھوں نے توبہ نہیں کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔ بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔" (البروج:11-8)

اللہ کی رحمتیں ہوں خباب ؓ بن ارت پر......

الٰہی ہمیں بھی ایسے جذبوں سے مالا مال کردے......اپنی رضا عطا کر......اور اپنے مقربین کا ساتھ نصیب کردے......!!(آمین)

(جویریہ بتول۔ چکوال)

گناہوں کے اثرات



☆جس گناہ سے انسان پر لعنت ہوتی ہے وہ جھوٹ ہے۔
☆جس گناہ سے پھٹکار ہے وہ ظلم ہے۔
☆جس گناہ سے اخلاقی زوال اور معاشرتی تباہی آتی ہے وہ زنا ہے۔
☆جس گناہ سے ذہن کند ہو جاتا ہے وہ غصہ ہے۔
☆جس گناہ سے نعمتوں کو زوال آتا ہے وہ ناشکری اور کفر ہے۔

(عبداللہ حسین۔غواڑی بلتستان)



توبہ کے فوائد

توبہ کے بے شمار فوائد اور برکتیں ہیں۔جن میں سے چند فوائد یہ ہیں:
☆توبہ کمال ایمان اور حسن اسلام کا سبب ہے۔
☆توبہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔
☆توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے۔
☆توبہ کرنے سے گناہ کی بخشش ہو جاتی ہے، خواہ وہ شرک جیسا سب سے بڑا گناہ ہی کیوں نہ ہو۔
☆توبہ سے غم وفکر اور مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔
☆گناہ تاریکی اور سیاہی ہیں، توبہ کرنے سے دل کی دنیا میں اجالا ہو جاتا ہے۔

(ساویہ،میمونہ۔جہلم)



جنت میں لے جانے والا عمل



حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو جنت میں داخل کرے اور آگ سے دور کردے۔فرمایا: تم نے بڑی بات دریافت کی لیکن یہ ان لوگوں پر آسان ہے جن کے لیے اللہ آسان کرے۔اللہ کی عبادت اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو۔پھر فرمایا: میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدھی رات کو نماز۔پھر یہ آیت پڑھی:

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ O فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السجدة17-16)

''ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے، اس عمل کی جزا کے لیے جو وہ کیا کرتے تھے۔''

پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس دین کے سر، ستون اور چوٹی کا پتہ نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ ضرور! فرمایا: اس کا سر اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔پھر فرمایا: میں ان سب کی بنیاد تمہیں نہ بتاؤں میں عرض کیا: اللہ کے نبی ﷺ! ضرور بتائیں۔تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اسے روک لو۔میں نے عرض کیا باتوں پر بھی گرفت ہوگی؟ فرمایا: تمہیں موت آجائے، باتیں ہی تو انسان کو منہ کے بل آگ میں گرائیں گی۔

(مسند احمد،ترمذی،ابن ماجہ،مشکوٰۃ)

(حفصہ سرور۔سادو گورائیہ)



اپنے اسلاف کے کردار میں......

اپنے اسلاف کے کردار میں ڈھلنا ہے مجھے
جو نہ کر پایا ہوں ماضی میں، وہ کرنا ہے مجھے
خواہشو! ساتھ میرا چھوڑو، مجھے تنہا کردو
آج کی شب آغاز سفر کرنا ہے مجھے
جا کے کہہ دے کوئی وقت کے فرعونوں سے
ان سے ہر راہ پہ، ہر موڑ پہ بھڑنا ہے مجھے
جب تلک میرے جسم میں اک قطرہ خون باقی ہے
آہنی ہاتھ سے ہر کفر سے لڑنا ہے مجھے
مشعل راہ بنے گا میرا جذبہ، میرا ایمان وعمل
ہو کے شمشیر بکف مقتل میں اترنا ہے مجھے
لٹتی عصمت سے فروزاں ہوئے شعلے دل میں

خون شہیداں سے جو تھا عہد وفا کرنا ہے مجھے
ہوگی روشن میرے خون سے یہ بزم جہاں
ظلمت شب کو اجالے میں بدلنا ہے مجھے
(حافظ تحسین ارشد۔ چک نمبر 156 ر ب)

عزم ہمارا

ہر بے حیائی مٹائیں گے ہم
دور فاروق کو پھر لوٹائیں گے ہم
ہر بے حیائی بے دینی کو مٹائیں گے ہم
وہی قانون قرآن چلائیں گے ہم
پھر قانون فاروق اپنائیں گے ہم
پکارتا ہے جن کو قرآن ہاں وہی ہیں ہم
راستہ جن کا مقتل ہاں وہی ہیں ہم
منشور جن کا قرآن ہاں وہی ہیں ہم
جرم ہے اگر تو ہاں مجرم ہیں ہم
مجاہد مجاہد ہاں مجاہد ہیں ہم



قتل گاہوں میں سر کٹانے والے ہیں ہم
موت کے سنگ سفر کرنے والے ہیں ہم
شہادتوں کا سفر کرنے والے ہیں ہم
ہر زخم سہہ جانے والے ہیں ہم
جرم ہے یہ اگر تو ہاں مجرم ہیں ہم
مجاہد مجاہد ہاں مجاہد ہیں ہم
لہو دے کر دین بچانے والے ہیں ہم
گلشن دین کا پودا پھر سے پیاسا ہے اب
جلد اس کی پیاس بجھانے والے ہیں ہم
لہو سے دین کی آبیاری کرنے والے ہیں ہم
مہک اٹھے گا دین کا گلاب پھر سے اب
کانٹے بن کر حفاظت کرنے والے ہیں ہم
جان ہتھیلی پہ رکھ کر پیش کرنے والے ہیں ہم
مجاہد مجاہد ہاں مجاہد ہیں ہم
(اخت عبد الصبور احسن۔ لالہ موسیٰ)

پسندیدہ اشعار

وقت جھنجھوڑ دیتا ہے غفلت کے اندھیروں کو
زمین پہ بوجھ بڑھ جائے تو دھرتی کانپ اٹھتی ہے
☆/☆/☆/☆



وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پر تھا
نئی روشنی لائی ہے ہمیں منزل سے بہت دور
(مریم بتول۔ چکوال)
☆/☆/☆/☆

یا اللہ! تیری عظمتوں سے ہوں بے خبر
یہ میری نظر کا قصور ہے
تیری راہ گزر میں قدم قدم
کہیں عرش ہے کہیں طور پر
یہ بجا ہے مالک دو جہاں
میری بندگی میں قصور ہے
تو بخش دے میرے سب گناہ
تو رحمٰن ہے تو غفور ہے
(اسد الرحمٰن۔ کراچی)

طہارت کے مسائل



- رفع حاجت کے لیے پردے کا اہتمام ضروری ہے۔ (ابوداؤد، سنن دارمی)
- پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث ہے۔ (طبرانی، حاکم، دار قطنی)
- دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔ (مسلم)
- بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ
(بخاری و مسلم)

- بیت الخلا جاتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں داخل کریں اور نکلتے ہوئے دایاں پاؤں باہر رکھیں۔
- بیت الخلاء سے باہر آتے وقت ''غفرانک'' پڑھنا مسنون ہے۔ (حصن المسلم)

(معاویہ امتیاز)

بولنے کے آداب

- بات کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچنا
- ضرورت کے وقت بولنا
- فضول سوالات نہ کرنا
- بات بات پر قسم نہ کھانا
- بات نرمی سے کرنا
- جھوٹا وعدہ نہ کرنا
- کسی کو گالی نہ دینا
- مختصر بات کرنا
- ہمیشہ سچ بولنا

(سدرہ احسان۔ میانوالی)

بہادر بچی...!

گرمیوں کے دن تھے اور آج بکریوں نے اسے بہت زیادہ تھکا دیا تھا۔ سات سال کی یہ بچی تھکن سے چور اپنے گھر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ذہن میں یہی تھا کہ بس اب گھر جاتے ہی آرام کرنا ہے...... گاؤں میں داخل ہوتے ہیں گاؤں کی گلیاں خالی محسوس ہوئیں۔ آج کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ تھوڑی حیران ہوئی لیکن قدم گھر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ آج گھر کی گلی میں بھی کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ سب گھر خالی خالی محسوس ہورہے تھے۔ جونہی وہ گھر کے دروازے پر پہنچی ......گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اب اسے خطرے کی بو محسوس ہونے لگی تھی۔ خطرہ واقعی موجود تھا...... گھر خالی تھا...... گھر کیا پورا گاؤں خالی تھا۔ حسب معمول بھارتی فوج نے بدمعاشی کرتے ہوئے پورے گاؤں کے لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر میدان میں جمع کیا ہوا تھا۔ یہ فوج مجاہدین کی تلاش میں نکلی ہوئی تھی۔ آج لگتا تھا کہ اسے مجاہدین سے مار پڑی تھی اور وہ کھسیانی بلی کی مانند اب کھمبا نوچنے یہاں گاؤں میں آئی تھی۔

اس لڑکی نے واپس آتے ہوئے مجاہدین کے چند گروپ جنگل میں دیکھے تھے۔ لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ بھارتی فوج گاؤں میں موجود ہے اور ان کی تلاش میں ہے۔ اس بچی کے دل میں مجاہدین کی محبت پوری طرح موجود تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر بھارتی فوج جنگل میں چلی گئی تو ان مجاہدین پر حملہ کردے گی جبکہ مجاہدین بے خبر ہیں۔ اس صورت میں مجاہدین کا نقصان ہوسکتا تھا۔ وہ مجاہدین جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آزادی کے لیے یہاں موجود تھے اور بھارتی فوج سے برسر پیکار تھے۔

گاؤں کے تمام لوگ تو باہر میدان میں جمع تھے اور مجاہدین کو کسی نہ کسی صورت اطلاع پہنچانی تھی کہ بھارتی فوج ان کی تلاش میں ہے۔ اس سے پہلے جب فوج آتی تو گاؤں میں کوئی نہ کوئی مجاہدین کو بتا دیتا تھا اور وہ ہوشیار ہوجاتے تھے لیکن آج بھارتی فوج نے کسی کو موقع ہی نہیں دیا تھا۔

یہ بچی اب شش و پنج میں تھی کہ اگر گاؤں سے باہر گئی تو اسے بھی بھارتی فوج وہیں پر روک لے گی اور مجاہدین بے خبر ہی رہ جائیں گے لیکن اس نے ہر صورت میں مجاہدین کو اطلاع کرنے کا ارادہ کرلیا۔ کوئی ترکیب سوچنا تھی کہ کیسے بھارتی فوج سے چھپ کر جنگل میں مجاہدین کے ٹھکانے تک پہنچا جاسکتا ہے۔ ذہن مسلسل کوئی ترکیب سوچنے میں مصروف تھا کہ اچانک ایک ترکیب سمجھ میں آگئی۔

اس نے جلدی سے گھر میں پانی لانے والا برتن اٹھایا اور سر پر رکھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا لباس بھی تبدیل کرلیا۔ اب اس نے پوری طرح سے ایسا روپ دھار لیا کہ گویا وہ اپنے گھر سے پانی بھرنے جارہی ہے۔ لیکن اس روپ کے باوجود اسے راستہ بھی دوسرا اختیار کرنا تھا تاکہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آئے۔ اس مقصد کے لیے اس نے ایک لمبا راستہ اختیار کیا اور پہلے ایک اور سمت میں سفر کیا اور چشمہ کے قریب پہنچی۔ پھر چکر کاٹ کر جنگل کی طرف بڑھنا شروع کردیا۔ ایک لمبا سفر طے کرنے کے بعد یہ بچی بالآخر مجاہدین کے ٹھکانے کے قریب پہنچ گئی۔

وہ واقعی بے خبر تھے اور انہیں کوئی پتہ نہ تھا کہ ان کے بالکل قریب گاؤں میں بھارتی فوج موجود تھی اور وہ تھوڑی دیر میں جنگل کا رخ کرنے والی ہے۔ اس نے وہاں پہنچ کر ساری صورتحال بتائی اور وہاں سے واپسی کی راہ لی۔ اس نے وہاں ایک پیغام دیا کہ بھارتی فوج آرہی ہے...... اگر کچھ کرسکتے ہو تو کرلو۔

کام ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔ اسی جنگل میں قریب ہی مجاہدین کا ایک دوسرا گروپ بھی موجود تھا۔ ان کو بھی اطلاع کرنا تھی لیکن اس روپ میں دوسری طرف جانا

خطرے سے ہرگز خالی نہ تھا۔ اس لیے روپ تبدیل کرنا بھی لازم تھا لیکن یہاں جنگل میں روپ تبدیل کرنا ناممکن تھا۔اس کے لیے دوبارہ گھر جانا پڑتا تھا۔

گھر پہنچنے سے پہلے بکریوں کی وجہ سے جو تھکاوٹ اس کے چہرے پر تھی اب اس کے کوئی آثار نظر نہ آرہے تھے بلکہ اس کی جگہ ایک ولولہ اور جوش تھا کہ مجاہدین کو ہر صورت میں اطلاع پہنچانی تھی۔ اس جوش اور ولولے کے ساتھ لیکن اس نے نہایت ہوش مندی سے دوبارہ گھر کا رخ کیا۔

اب نیا روپ کیا اختیار کیا جائے۔ پانی کا برتن رکھتے ہوئے اس نے سوچا اور گھر میں ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ اچانک نظر ایک رسی پر پڑی۔ یہ رسی ہی دوسرے روپ میں مددگار تھی۔ رسی کے ساتھ ایک جھاڑیاں کاٹنے والی چھری بھی دستیاب تھی۔اس نے جلدی سے اپنا لباس تبدیل کیا۔رسی کمر پر باندھی اور چھری ہاتھ میں پکڑی۔ جھاڑیاں کاٹ کر کچھ اسی رسی میں کمر کے ساتھ باندھ لیں۔اب جب جنگل کی طرف بڑھنا شروع کیا تو خطرہ تھا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ جیسے ہی کسی کی نظر پڑتی تو وہ جلدی سے جھاڑیاں کاٹنا شروع کر دیتی۔

اندھیرا چھا رہا تھا اور اسے جلد سے جلد اپنا کام مکمل کرنا تھا۔اندھیرے میں جنگل سے بہت ڈر لگتا تھا۔ اس کے قدم ڈگمگا رہے تھے کہ اگر زیادہ اندھیرا ہو گیا تو وہ کیا کرے گی۔جنگل میں کوئی درندہ یا دوسرا جانور اسے نقصان بھی پہنچا سکتا تھا۔اس کے گھر والے بھی اسے کبھی اندھیرے میں باہر نہیں نکلنے دیتے تھے۔لیکن آج مجاہدین کو اس کی ضرورت تھی۔اس کی اماں نے اسے بتایا تھا کہ یہ مجاہدین ان کی مدد کرتے ہیں اور ان کی آزادی کے لئے بھارتی فوج سے لڑتے ہیں۔اسے مکمل نہیں پتا تھا کہ آزادی کیا ہوتی ہے لیکن اسے یہ پتا تھا کہ مجاہدین ان کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالتے ہیں۔اس لئے اس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ہر صورت میں دوسرے گروپ کو بھی اطلاع پہنچانے کا ارادہ کر لیا۔یہی کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنی آگے بڑھنے کی رفتار تیز کی اور بالآخر مجاہدین کے ٹھکانے پر پہنچ گئی۔ٹھکانے میں موجود مجاہدین حیران تھے کہ آج ایک بچی یہاں کیا کر رہی ہے وہ بھی کہ جب اندھیرا چھا رہا ہے۔اس نے جلدی سے انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا اور پیغام دیا کہ بھارتی فوج آرہی ہے......اگر کچھ کر سکتے ہو تو کر لو۔

اس کے بعد اس نے تیزی سے گھر کی راہ لی۔ مجاہدین اس بچی کی بہادری پر حیران بھی تھے اور بہت خوش بھی تھے کہ اس نے ایک نہایت شاندار کارنامہ سرانجام دیا تھا۔مجاہدین کے دونوں گروپوں کی صورتحال یہی تھی۔لیکن اس بچی کے پیغام پر عمل درآمد ابھی باقی تھا۔انہوں نے اس کے لیے تیاری شروع کی اور دوسری طرف بچی بھی بحفاظت اپنے گھر پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔تب تک بھارتی فوج گاؤں سے جا چکی تھی اور جنگل کی طرف بڑھ چکی تھی۔

ایک خاص پیغام جو اس بہادر بچی کی طرف سے مجاہدین کو دیا گیا وہ یہ تھا کہ بھارتی فوج آرہی ہے ......اگر کچھ کر سکتے ہو تو کر لو۔یعنی بھارتی فوج کا علاج کرنا تھا۔اب جنگل میں مجاہدین نے اس بچی کے پیغام پر پوری طرح عمل درآمد کیا اور بھارتی فوج پر حملہ کر کے اس کے کئی جوان جہنم واصل کر دیے۔

کشمیر میں آج بھارتی فوج ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑ رہی ہے لیکن کشمیری عوام پرعزم ہیں کہ ہر صورت میں آزادی حاصل کرنی ہے اور وہ مجاہدین کی مدد کرنے کرنے میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔کشمیر میں تو آزادی کا سورج طلوع ہوگا۔ان شاء اللہ......لیکن آپ سب ذرا سوچیں کہ ہمارے ان مظلوم کشمیری بہن بھائیوں کی مدد اور کشمیر کی آزادی کے لیے ہمارا کیا کردار ہے!!

کل قیامت کے دن اگر اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھ لیا کہ میرے مظلوم مسلمانوں کی مدد کیوں نہ کی تو ہم کیا جواب دیں گے۔لہٰذا اپنے آپ کو تیار کریں اور ان مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کوشش کریں۔اللہ ہمیں پکا سچا مجاہد بنائے۔آمین!

عبدالرحمٰن

المحمدیہ روضہ سوسائٹی شادمان ٹاؤن فیصل آباد

(انس بن معاذ کیمپ)

السلام علیکم...... عبداللہ بھائی کیا حال ہیں......؟

جی! وعلیکم السلام...... بلال بھائی میں ٹھیک...... آپ سنائیں کیسے ہیں؟

جی الحمدللہ! میں بھی ٹھیک......اور سنائیں کیا ہورہا ہے......؟

بلال بھائی میں بچوں کو دعوت دے رہا ہوں......

ماشاءاللہ...... کتنے بچوں کو دعوت دے دی ہے پروگرام کی......؟ جی آج تو تقریبا دس کے قریب بچوں کو دعوت دی ہے اب پتہ نہیں بچے آئیں گے بھی یا نہیں۔ نہیں آپ پریشان نہ ہوں۔ جب آپ بچوں سے کہیں گے کہ پروگرام میں بسم اللہ گیم ہے اور ڈرائینگ کا مقابلہ ہے تو دیکھنا بچے کیسے آئیں گے۔ آپ یقین نہیں کریں گے۔

عبداللہ بھائی جو دسویں جماعت کے کے طالب علم ہیں، وہ انس بن معاذ کیمپ کے لیے کافی محنت کر رہے تھے اور بہت پر جوش بھی تھے اور پریشان بھی تھے کہ پتہ نہیں بچے آئیں گے یا نہیں۔ دن میں چار یا پانچ دفعہ مجھے فون کر کے پروگرام کی تیاری کے حوالے سے پوچھتے۔ پروگرام والے دن جب وہ سکول سے گھر آئے تو آتے ہی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ جمعہ پڑھ کر مسجد میں اعلان کیا پھر بچوں کو دعوت دی اور بچوں کی ضیافت کا انتظام بھی کیا۔ پروگرام والی جگہ پر فلیکس لگا دیے گئے اور سٹال بھی لگایا گیا۔

وقت ہوتے ہی بچے گروپوں میں آنا شروع ہوگئے ان کے ہاتھوں میں چارٹ تھے اور کلرز تھے۔ بہت سے والدین اور بچوں کے بڑے بھائی بھی پروگرام دیکھنے آئے۔ بچوں سے سے پہلے پوچھا گیا کہ کون سب سے زیادہ شور کرے گا؟ کسی بچے نے ہاتھ نہیں کھڑا کیا۔ پھر پوچھا گیا کہ کون سویا رہے گا؟ کسی بچے نے ہاتھ کھڑا نہیں کیا۔ اس منظر کو دیکھ کر سبھی مسکرا



رہے تھے۔ پھر پوچھا گیا کہ کون ہے جو اپنے والدین کا کہنا مانتا ہے؟ پھر سب بچوں نے ہاتھ کھڑا کیا فوری پوچھا گیا کہ کون ان کی خدمت کرتا ہے؟ تو تقریبا 73 سے میں سے 10 ہاتھ کھڑے تھے۔ خیر پھر بچوں کو والدین پر رحم کی دعا یاد کروائی گئی اور ہر ایک سے سنی بھی گئی۔ والدین یہ منظر دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ پھر بچوں کو قرآن کہانی اور ایک صحابی کی سیرت بتائی گئی اور اس میں سے سوالات کیے گئے۔ جوابات دینے والے بچوں کو المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے سٹیکرز دیے گئے۔

پھر ڈرائینگ کا مقابلہ ہوا جس میں بچوں کو اللہ کے نبی ﷺ کا نام (محمد ﷺ) لکھنے کو دیا گیا۔ بچوں نے اچھے انداز میں نام لکھا۔ پھر المحمدیہ روضہ سوسائٹی کا تعارف اور اس کے بعد بسم اللہ گیم ہوئی پھر عبداللہ بھائی نے بچوں کو سائنسی تجربہ کروایا کہ پانی میں انڈہ کس طرح تیر سکتا ہے۔ پھر بچوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ انجنیئر فیصل بھائی جو جماعت کے ساتھی ہیں انہوں نے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔ ایک بچہ جو تقریبا تین یا چار سال کا تھا اس نے پروگرام میں بہت زیادہ شرارتیں کیں۔ وہ بار بار میرے پاس آتا اور مجھ سے گفٹ مانگتا۔ اسے بھی سب سے زیادہ شرارتیں کرنے پر انعام دیا گیا جس سے وہ بہت خوش ہوا۔ آخر میں بچوں کی ضیافت جوس سے کی گئی اور بچوں میں اخلاق و آداب کوئز تقسیم کیا گیا اور اس کے کوئز مقابلے کی تیاری کے لیے پندرہ دن کا وقت دے دیا گیا۔

(بلال شیخ۔فیصل آباد)

المحمدیہ روضہ سوسائٹی اوکاڑہ

کیا حال ہیں پیارے بچو! امید بلکہ یقین کرتے ہیں کہ آپ بالکل صحت مند اور تندرست ہوں گے۔ جی تو بچو! آج ہم آپ کو سنانے لگے ہیں ایک پروگرام کا حال جس میں بچوں نے پڑھا بھی......سیکھا بھی...... اور تھکے بھی نہیں بلکہ ان کا مطالبہ تھا کہ یہ پروگرام دوبارہ کب ہوگا؟ اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر وہ کون سا پروگرام ہے......؟ تو سنیں جی کہ یہ پروگرام المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے تحت بچوں کا تربیتی اور اصلاحی پروگرام تھا جو ہمارے گاؤں کی مسجد میں پہلا پروگرام تھا۔ جسے موسم کی شدت و مناسبت سے مغرب کے بعد منعقد کیا گیا۔

نماز مغرب کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پھر افتتاحی ترانہ پڑھا گیا جس نے بچوں میں جوش اور ولولہ پیدا کر دیا۔ یوں پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

پروگرام کے دو حصے تھے۔ پہلے حصے میں نبی ﷺ کی سیرت کے موضوع پر درس دیا گیا کہ اگر ہمیں نبی ﷺ سے محبت ہے تو پھر ہمیں کس طرح اپنے آپ کو اپنے معمولات کو آپ ﷺ کی طرح بنانا ہے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے خود فرما دیا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَة

(سورۃ الاحزاب:21)

”بلاشبہ یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے۔“

یعنی آپ ﷺ کی ذات ہی ہمارے لیے بہترین نمونہ، مشعل راہ اور بہترین کردار ہے۔ ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ ہم اپنے آپ کو نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر لے کر چلیں۔

پروگرام کا دوسرا حصہ سوالات کا تھا۔ جس میں بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بچوں سے دعائیں اور نبی ﷺ کی سیرت کے متعلق سوالات کیے گئے۔ درست جوابات دینے والوں میں انعام کے طور پر

بقیہ صفحہ 15 پر



غزوہ بدر کے بارے میں تقریباً سب بچے ہی جانتے ہوں گے لیکن غزوہ بدر دوم کے بارے میں شاید کم ہی جانتے ہوں گے تو پھر کیوں نا ہم ''غزوہ بدر۔دوم'' جسے ''بدر آخرہ، بدر صغریٰ، بدر موعد'' وغیرہ بھی کہتے ہیں، کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

تو بچو! ہوا یوں کے شعبان 4 ہجری میں مسلمانوں نے قریش سے جنگ کی تیاری شروع کردی۔ کیونکہ رواں سال تیزی سے ختم ہو رہا تھا اور احد کے موقع پر کیا گیا عہد پورا کرنے کا وقت قریب آرہا تھا اور مسلمان میدان کارزار میں جنگ کو اس حکمت سے چلانا چاہتے تھے کہ حالات کا رخ پوری طرح سے ان کے حق میں ہوجائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے کا انتظام حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو سونپ کر اس طے شدہ جنگ کے لیے بدر کا رخ فرمایا: آپ ﷺ کے ہمراہ ڈیڑھ ہزار کی جمعیت اور دس گھوڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فوج کا علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور میدان بدر پہنچ کر مشرکین کے انتظار میں خیمہ زن ہوگئے۔ دوسری طرف ابوسفیان بھی پچاس سواروں سمیت دو ہزار مشرکین کی جمعیت لے کر روانہ ہوا اور مکہ سے ایک مرحلہ دور ''وادی مرالظہران'' پہنچ کر ''صجنہ'' پچھلی جنگوں نام کے مشہور چشمے پر خیمہ زن ہوا لیکن وہ مکہ ہی سے بددل اور بوجھل تھا۔ بار بار مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی جنگ کے بارے میں سوچتا رہا اور رعب و ہیبت سے لرز اٹھتا تھا۔

اس جگہ پہنچ کر اس کی ہمت جواب دے گئی اور وہ واپسی کے بہانے سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: قریش کے لوگو! جنگ اس وقت موزوں ہوتی ہے جب شادابی اور ہریالی ہو کہ جانور بھی چر سکیں اور تم بھی دودھ پی سکو۔ اس وقت خشک سالی ہے لہٰذا میں واپس جا رہا ہوں تم بھی واپس چلے جاؤ''

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارے لشکر کے اعصاب پر خوف و ہیبت سوار تھی کیونکہ ابوسفیان کے اس مشورے پر کسی قسم کی مخالفت کے بغیر سب نے واپسی کی راہ لی اور کسی نے بھی سفر جاری رکھنے اور مسلمانوں سے جنگ لڑنے کی رائے نہ دی۔

ادھر مسلمانوں نے بدر میں آٹھ روز تک ٹھہر کر دشمن کا انتظار کیا اور اس دوران اپنا سامان تجارت بیچ کر ایک درہم کے بدلے دو درہم کمائے۔ اس کے بعد اس شان سے واپس آئے کہ کفار کے دلوں پر ان کی دھاک بیٹھ چکی تھی اور ماحول پر ان کی گرفت مضبوط ہو چکی تھی۔

(ابن ہشام، زادالمیعاد)

(اخت عبداللہ صغیر۔ نیو چاکرہ، راولپنڈی)

بوجھو تو جانیں

شرک۔ گناہ۔ جہنم۔ نیکی۔ جنت۔ عزم۔ اسلام۔ جھیل۔ غزوہ۔ توبہ۔ بہادر

ش	ر	ک	ا	د	س	گ	ن	ا	ہ	و	ث	ھ	ر	و
ج	گ	ف	ت	ی	ت	ج	ھ	ی	ل	ا	س	ل	ا	م
ن	ب	و	ث	گ	د	ر	ء	ی	ۃ	ہ	گ	ف	د	ع
ش	ڈ	ح	ڑ	ع	ز	م	گ	ر	غ	ز	و	ہ	ء	ر
ژ	ب	ہ	ا	د	ر	ف	د	س	ا	ق	ک	ی	ی	ت
ز	ط	ے	پ	آ	ز	ی	ج	ن	ت	پ	ل	ج	ۃ	ء
ا	ز	ن	ی	ک	ی	ھ	ء	ت	ر	پ	ص	ن	ک	ج
ی	ۃ	ل	ک	ج	ہ	ۃ	ش	ہ	ج	ہ	ن	م	ب	ن



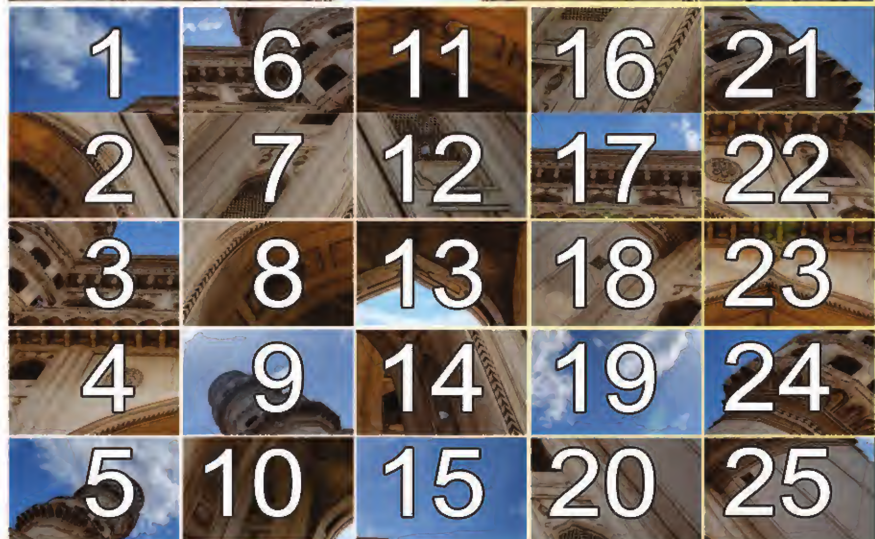
نیچے دی گئی تصویر کے تمام حصوں کو کاٹ کر علیحدہ کر لیں اور دی ہوئی تصویر کے مطابق مکمل کر کے اس کے نمبرز کی ترتیب ہمیں ارسال کریں۔

درست ترتیب ارسال کرنے والوں میں قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

چار مینار مسجد

انڈیا کی ریاست حیدرآباد دکن میں سلطان قلی قطب شاہ کی بنائی ہوئی شاندار تاریخی مسجد۔ اس کا سنگِ بنیاد 999ھ میں رکھا گیا۔ چار مینار کی عمارت 189 فٹ بلند ہے اور یہ شہر کے عین وسط میں واقع ہے۔ چار مینار چوک سے شہر کے چاروں طرف سڑکیں نکلتی ہیں۔





پزل گیم 149 کے انعام یافتگان

اول

حبیب الرحمٰن۔ پشاور

دوم

عاطف شاد بن محمد یٰسین۔ بہاولنگر

سوم

طیبہ صغیر انجم۔ لاہور کینٹ



سیرِ جہاں

وادیٔ سوات کی درال جھیل

وادی بحرین کی مغرب میں کوہ ہندوکش کے سلسلے کی چوٹیوں کی اوٹ میں وادی سوات کی ایک نہایت خوبصورت جھیل ''درال ڈنڈ'' واقع ہے۔اس جھیل سے نکلی ہوئی ''درال ندی'' کا صاف و شفاف پانی جب بپھری ہوئی موجوں کی شکل میں بحرین پل کے نیچے دریائے سوات کے ساتھ جاملتا ہے تو فضا میں ایک طرح کی نغمگی اور خوبصورت آواز ہرسو پھیل جاتی ہے۔ پل سے درال ندی اور دریائے سوات کا خوب صورت ملاپ بہت حسین اور طلسماتی لگتا ہے۔ درال ندی اور دریائے سوات کی ملاپ والی جگہ پر اگر کوئی انسان یا گاڑی ڈوب جائے تو اس کا نام ونشان نہیں ملتا۔

درال جھیل برف میں ڈوبی ہوا فلک بوس چوٹیوں کے درمیان ایک بڑی گلیشیئر کے پگھلنے سے جمع ہونے والے پانی سے وجود میں آئی ہے جس کا پانی سردیوں میں جم جاتا ہے اور موسم گرما میں اسی پانی سے درال جھیل اور دریائے پنج کوڑہ (دیر) ٹھاٹھیں مارنے لگتے ہیں۔

اس جھیل تک بھی دو راستے جاتے ہیں ایک بحرین کی طرف سے جو تقریباً 20 گھنٹے کا طویل اور کٹھن سفر ہے جبکہ دوسرا راستہ سخرہ نامی خوبصورت مقام سے بھی جاتا ہے جو نسبتاً بحرین والے راستے سے آسان ہے۔

درال جھیل از حد خوبصورت ہے، تاہم اب پیدل راستے کے ذریعے یہ جھیل مہم جو اور پہاڑوں پر چڑھنے کے شوقین افراد کے لیے بہت ہی پرکشش مقام کی حیثیت رکھتی ہے جو اپنی وسعت اور گہرائی کے لحاظ سے نہایت دلکش، خوبصورت اور خطرناک ہے۔ یہاں کا موسم گرمیوں میں بھی قدرے سرد رہتا ہے۔ ندی پر بنارسیوں کا پل حسن میں اضافے کا باعث ہے۔ بحرین ہی سے تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع بجاٹ نامی آبشار تک پیدل راستہ کے ذریعے جایا جاسکتا ہے۔ راستے میں کئی خوبصورت بستیاں آتی ہیں جن میں لگن اور داریل قابل ذکر ہیں۔ یہاں کے مناظر خوبصورتی اور رعنائی کے لحاظ سے ناقابل فراموش ہیں۔ حسن کی اس وادی میں ایک پرسکون حسن پھیلا ہوا ہے۔ خوبصورت باغات اور لہلہاتے کھیت یہاں کی دلکشی اور خوبصورت میں بے نظیر اضافہ کرتے ہیں۔ پچاس فٹ کی بلندی سے آبشار کی صورت میں نیچے گرتا ہوا پانی نہایت دل پذیر اور فرحت انگیز منظر پیش کرتا ہے جو ایک چھوٹی سی جھیل کی شکل میں ڈھل جاتا ہے۔

آبشار سے بھی درال جھیل تک پہنچنا ممکن ہے لیکن راستہ بعض مقامات پر آسان اور بیشتر جگہوں پر انتہائی خطرناک، ڈھلوانی اور تنگ گھاٹیوں پر مشتمل ہے۔ راستے میں دور تک گھنے جنگلات پھیلے ہوئے ہیں جن میں درندے بھی پائے جاتے ہیں۔ مسلسل چڑھائی پر مشتمل صبر آزما اور طویل تھکا دینے والا سفر اگرچہ مشکل ضرور ہے مگر شائقین کے لیے بہت پرکشش اور دلچسپ ہے۔ دریا کے کنارے جگہ جگہ قدرتی چشمے اور کئی چھوٹی جھیلیں مناظر فطرت کے حسن کو مزید سرور انگیز بنا دیتی ہیں۔ جھیل کے فطری حسن و جمال سے لطف اندوز ہونے کے لیے جون، جولائی اور اگست کا مہینہ موزوں ترین ہے۔ یہاں پہنچ کر بلاشبہ فطرت کے حسن سے دل کو مسرت اور دماغ کو فرحت و تازگی کا ایک لازوال احساس ملتا ہے۔

محمد عظیم۔ڈھولن، پتوکی

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے ایڈیٹر بھیا! کیا حال چال ہیں۔امید ہے اللہ سے کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔ایڈیٹر بھیا آپ نے میرے ساتھ بہت برا کیا۔آپ نے میرا پہلا خط جو کہ میں نے کئی سالوں کی ہمت جمع کر کے لکھا تھا (کئی سالوں کی......؟)، ردی کے حوالے کر دیا اور میری ساری امیدوں پہ پانی پھیر دیا۔ میں نے بہت ہمت سے لکھا تھا اب میں لکھنا نہیں چاہتی تھی لیکن جب میں نے دیکھا کہ میرا نام ''پیوستہ رہ روضہ سے......امید اشاعت رکھ'' میں لکھا ہے تو اس نے مجھے ہمت دی اور میں نے دوبارہ لکھنا شروع کر دیا(یعنی پھر کئی سال لگے)۔ میں روضہ کو بچپن سے پڑھتی آ رہی ہوں لیکن پہلی دفعہ لکھا تھا جو شائع ہی نہیں ہوا چلو جو اللہ کو منظور تھا۔ میری اللہ سے دعا یہی ہے کہ اللہ روضہ کو دن دگنی رات چگنی ترقی نصیب فرمائے۔(آمین)

(ارم نصیر۔چیچہ وطنی)

☆......☆......☆......☆

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو محبت وتندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ بھائی جان لگتا ہے آج کل ہمارے پیارے روضۃ الاطفال میں دھاندلی ہو رہی ہے۔ کیونکہ آپ ہر مرتبہ خاص بندوں یعنی علماء کرام کے پیاروں کے خط شائع کر دیتے ہیں اور ہمارے جیسے عام قارئین کے خط تو شائع ہی نہیں کرتے (ارے ارے کن پیاروں کے خطوط......؟ یہ سراسر الزام ہے......آپ کوئی ثبوت دیں) لیکن اگر شائع کرتے ہیں تو ''پیوستہ رہ روضہ سے......امید اشاعت رکھ'' میں نام لکھ کر فارغ کر دیتے ہیں لیکن ہم جیسے قاری اپنا نام دیکھ کر ہی خوش ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

(حمزہ رفیق۔فیصل آباد)

☆......☆......☆......☆

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ ہمارے سر میں درد ہے۔وہ کیوں؟ وہ اس لیے کہ بے چارے لکھاریوں کے خط کیوں شائع نہیں ہوتے؟ پھر اس کی وجہ بھی سمجھ میں آگئی اور وہ وجہ یہ تھی کہ ایڈیٹر بھیا نے اپنے دفتر کی نکڑ پر ایک چیز رکھی ہوئی ہے جس کا نام خطوں کی جان کی دشمن اوہ سوری! یعنی کہ میرا مطلب کہ ردی کی ٹوکری ہے جو کہ صرف خطوط کو ہی اپنی غذا کے طور پر لیتی ہے بھیا! آپ سے ایک بات پوچھنی تھی کہ یہ خون آشام ٹوکری صرف ہمارے خطوط ہی کیوں کھاتی ہے (خطوں میں کون سا خون ہوتا ہے جو بے چاری کو خون آشام کہہ دیا) اسے کچھ اور بھی کھلا دیا کریں اللہ کے لیے!! (جیسے بکری



صرف چارا کھاتی ہے اسی طرح ٹوکری صرف خطوط کھاتی ہے) باقی رہا تبصرہ تو شمارے کی تمام تحاریر ہی شاندار تھیں اور آدھی ملاقات میں سمیعہ کوثر کا خط اچھا لگا اب ہم شوٹ لگاتے ہیں کیونکہ ہم پہلی دفعہ اس ننھے سے روضۃ الاطفال میں حاضری دے رہے ہیں یہ نہ ہو کہ بھائی ہمیں ''نئے'' سمجھ کر اس کے پیٹ کی آگ بجھا دیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے بے چارے خط کو اس سے بچائے اور آدھی ملاقات میں ننھی سی جگہ عطا فرمائے۔(آمین)

(عطیہ حنیف۔تنگل ساہداں،مرید کے)

☆......☆......☆......☆

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم بھائی! امید ہے (یقین نہیں) آپ خیریت سے ہوں گے۔(آپ یقین رکھیں......ہم الحمدللہ! خیریت سے ہیں) وہ اس لیے کیونکہ روضۃ کے دفتر میں......کرسی پر جم کے بیٹھے...... دائیں ہاتھ میں ماؤس...... بایاں کی بورڈ پر...... مانیٹر کی سکرین پر ٹکٹکی باندھے جب آپ روضہ کا نیا شمارہ تیار کر رہے ہوتے ہیں ...... اور تحاریر کی کانٹ چھانٹ کر رہے ہوتے ہیں......تو اس حالت میں جب پیشانی پر بل......سوچ کے اثرات......ظاہر ہوں تو اس حالت میں کوئی آپ کو دیکھ لے تو وہ یقین سے کہہ اٹھے گا کہ ''بندہ بڑی مصیبت میں ہے'' مگر شمارہ تیار ہو جانے کے بعد آپ کی پیشانی سے خوشی کے اثرات ایسے ظاہر ہونے لگتے ہیں جیسے بادلوں میں چھپی چاندنی وقفے بعد ظاہر ہو جائے۔اچھا بھائی! یہ تو تھی تمہید اب ہیں میری طرف سے چند تجاویز......قبول کیجئے، اے میرے عزیز!

1۔روضہ کے لیے ہم نے چند تحاریر ای میل کے ذریعے بھیجی تھیں پتا نہیں آپ کے پاس پہنچی یا لوڈ شیڈنگ کی نظر ہو گئیں......عرض ہے کہ میل پہنچ جائے تو کم از کم پہنچنے کے اطلاع تو واپس بھیج دیا کریں۔

2۔باقی مختلف رسائل کے ہر ماہ کے ایڈیشن اسی ماہ نیٹ پر دستیاب ہوتے ہیں مگر روضۃ الاطفال جو پاکستان کا ایک بڑا رسالہ ہے یہ نہیں ملتا تو گزارش ہے کہ ہر نیا شمارہ اسی وقت نیٹ پر بھی اپ لوڈ کر دیا کریں۔facebook.com/akhbaretalaba

3۔اسی طرح خط وکتابت کے ذریعے جو تحاریر پہنچتی ہیں ان میں جو نا قابل اشاعت ہوتی ہیں ان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے کسی طرح صاحب تحریر کے پاس واپسی رسالہ بھیجیں اس سے اس میں مزید حوصلہ و پختگی پیدا ہو گی اور وہ اپنی غلطی سے واقف ہو جائے گا(ہر کسی کو تحریر واپس بھیجنا ممکن نہیں ہے)۔

4۔روضہ سوسائٹی کا دفتر ہر شہر میں کھولا جائے اور روضہ کے متعلق جو بھی مسائل ہوں وہ انعامات کا نہ پہنچنا ہو یا روضہ کا دستیاب نہ ہونا سب اس کے ذمہ ہو کیونکہ لاہور سے پورے پاکستان انعامات کی منتقلی مشکل کام ہے۔

5۔روضہ میں کوئی ایسا سلسلہ شروع کیا جائے جس سے روضہ کے قارئین میں کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو کیونکہ مطالعہ سے رشتہ دم توڑتا نظر آتا ہے یہ بڑی ہی

سنگین صورتحال ہے۔اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔(آپ کی تجاویز قابل غور ہیں)

(حبیب اللہ۔جامعہ دراسات،کراچی)

☆......☆......☆......☆

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھائی روضۃ الاطفال کا معیار بڑھایا جائے۔اس میں واقعات اور کہانیوں کو شامل کیا جائے (پہلے کیا آتا ہے؟) کیونکہ بچے اور بحیثیت مجموعی تمام انسان کہانیوں اور داستانوں کے رسیا ہوتے ہیں۔(ہمارا مقصد داستانوں کا رسیا بنانا نہیں......!! کردار وعمل کا پیکر بنانا ہے)''راستہ تلاش کریں'' کا سلسلہ ختم کیا جائے۔اخت مصعب کی تجویز سو فیصد حقائق پر مبنی ہے کہ یہ فضول اور وقت کا ضیاع ہے اور ویسے بھی یہ سلسلہ دیگر رسالوں میں ہوتا ہے اور روضہ و دیگر رسالوں میں انفرادیت کا حامل ہے۔''بچوں کی سائنس'' میں مداریوں والے کرتب زیادہ تر ہوتے ہیں اس لیے اس کی جگہ جدید سائنسی ایجادات اور معلومات سے مشتمل تحاریر شامل اشاعت کریں۔سیر جہاں میں ہم گھر بیٹھے خوبصورت وادیوں کی سیر کرتے ہیں۔ایک اچھا سلسلہ ہے۔

(جمیلہ شوکت۔گوجرہ)

☆......☆......☆......☆

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوں گے۔ رسالے پر ساری کہانیاں اچھی ہوتی ہیں لیکن بات تب بنتی ہے جب ان پر عمل کیا جائے۔مجھے سائنس کے تجربات بہت پسند ہیں میں انہیں کرتا ہوں تو بہت مزہ آتا ہے۔روضۃ الاطفال کا شمارہ نمبر 149 میں کہانی ''عید کیسے گزاریں'' میں صحابہ کرام پر ﷺ غلطی سے لکھا گیا ہے۔(معذرت......کمپوزنگ کی غلطی) اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائیں۔(آمین)

(محمد طیب)

پیوستہ رہ روضہ سے......امید اشاعت رکھ

حافظ ماریہ، حافظ آمنہ عبدالقیوم، خانیوال۔حذیفہ حیدر، بھکر۔سعد عبداللہ، کچہ پکہ چک نمبر 43۔اخت ابتسام ساجد، نوکھراڈا۔اقراء سرور، سادوگورائیہ۔حفصہ سرور، سادوگورائیہ۔عشاء شبیر، روحہ شبیر، فیصل آباد۔محمد بلال قیوم، فیصل آباد۔

بقیہ......رپورٹ الحمد یہ روضہ سوسائٹی

چاکلیٹس تقسیم کی گئی اور اگلی بار بہتر انعامات دینے کا وعدہ کیا گیا۔

اس تربیتی پروگرام میں بچوں کو اچھی اچھی نصیحتیں کی گئیں۔بچوں میں طالب علم کی اچھی عادات، عبادات کے طریقے سیکھنے، روزمرہ کی دعائیں یاد کرنے اور لکھنے پڑھنے کے شوق کو اجاگر کیا گیا۔

آخر میں تمام بچوں نے وعدہ کیا کہ وہ تمام نمازیں باجماعت ادا کریں گے۔

اس پروگرام میں پیچھے رہ جانے والوں نے تہیہ کیا کہ وہ اگلی بار بھرپور تیاری سے مقابلے میں حصہ لیں گے۔اس طرح ایک اصلاحی وتربیتی تقریب کا اختتام ہوا اور سب اپنے گھروں کو چل دیے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ ہم سے اسی طرح اپنے دین کا کام لیتا رہے اور اسی کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو بلند حوصلے عطا فرمائے۔(آمین)

شام وطن کچھ اپنے شہیدوں کا ذکر کر
جن کے لہو سے صبح کا چہرہ نکھر گیا

(عظمیٰ ابراہیم۔اوکاڑہ)

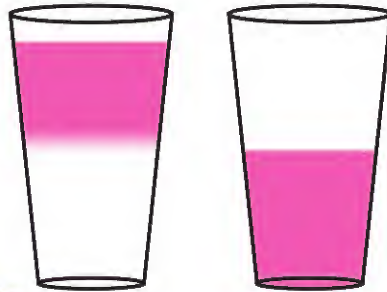


درست پزل بھیجنے والوں کے نام

عرفان احمد، راشد، محمد بشیر، ڈھولن پتوکی۔ثانیہ اقبال، بورے والا۔حمزہ حازم، لاہور۔رائے احمد فراز۔تبسم، بصیر پور۔عائشہ صدیقہ، سمندری۔اسماء صادق، سمندری۔محمد طیب، فیصل آباد۔آصف جاوید، بھکر۔آمنہ جبیں، نور فاطمہ جھنگ۔طلحہ اقراء سرور، سادوگورائیہ۔ایوب احمد، لاہور۔محمد افضل، جہلم۔محمد عادل یوسف، گرجاکھ۔عبداللہ، عبدالرحمٰن، سادوگورائیہ۔حیدر علی، ٹوبہ ٹیک سنگھ، معاذ جبل، گوجرانوالہ۔ارم نصیر، چیچہ وطنی۔آصف اثری، رینالہ خورد۔محمد عادل یعقوب، منڈی بہاؤالدین۔حافظ عائشہ یٰسین، منڈی سٹاپ۔ماہم صادق، قصور۔فاطمۃ الزہرا، گلبرگ لاہور۔طیبہ حناء، جڑانوالہ۔رخسانہ کوثر، فیصل آباد۔اسامہ بن لقمان، گجرات۔حافظہ آمنہ ظفر، گلبرگ لاہور۔صدیقہ شبیر، آمنہ شبیر، لاہور۔مدثر صغیر، میلسی۔عبدالباسط شاہین، اسلم شاہین، فورٹ عباس۔اقصیٰ ارشد، اوکاڑہ۔عکراش امین، فیصل آباد۔سہیل، اسامہ، وزیر آباد۔اقراء سعید، والٹن لاہور۔سمیعہ اصلاحی، گلبرگ لاہور۔احتشام نوید، پھالیہ۔محمد حسان جاوید، ہارون آباد۔آمنہ بنت طارق خلیل، منڈی بہاؤالدین۔طیبہ صغیر انجم، والٹن لاہور۔عبداللہ وسیم، لاہور۔تحریم ناصر، ڈسکہ۔انعم ریان، رینالہ خورد۔محمد رفیق، رینالہ خورد۔وجیہہ، لاہور۔فرزانہ شبیر احمد، بہاولنگر۔نعیم الرحمٰن، فیصل آباد۔حمنہ بتول، گجرات۔عبدالرحمٰن، ابراہیم، نعمان حسن، مرکز خیبر فیصل آباد۔عبداللہ عثمان، عمر عبدالرحمٰن، گلشن راوی لاہور۔اسماعیل، عتیق الرحمٰن ساجد، فیصل آباد۔محمد وقار احمد، فیصل آباد۔ضیاء اللہ، عبداللہ شمشیر، ظہیر۔فیصل آباد۔زید الحسن، فیصل آباد۔

چیزیں تیرتی اور ڈوبتی کیوں ہیں؟

پیارے بچو! آپ کے ذہن میں یہ سوال تو ضرور آیا ہوگا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کچھ چیزیں پانی پر تیرتی ہیں اور کچھ ڈوب جاتی ہیں؟
کیوں ذرا سوچیں......! جو چیزیں ہلکی ہوتی ہیں وہ تیرتی ہیں اور جن کا وزن زیادہ ہوتا ہے وہ ڈوب جاتی ہیں......! تو پھر سوئی جو کہ بہت ہلکی چیز ہے وہ ڈوب جاتی ہے اور
آپ کہیں گے کہ لکڑی کی بڑی بڑی کشتیاں تیرتی رہتی ہیں!
نہیں بھیا ایسا نہیں ہوتا......!
تو پھر کیا وجہ ہے......
جس چیز کی ڈینسٹی (کثافت) پانی سے کم ہو وہ پانی پر تیرتی ہے اور جس کی ڈینسٹی پانی سے زیادہ ہو وہ ڈوب جاتی ہے۔
اف......! یہ ڈینسٹی کیا بلا ہے؟
کسی بھی چیز کا اس کے پھیلاؤ میں موجود وزن اس کی ڈینسٹی کہلاتا ہے......! نہیں سمجھ آئی نا......؟
کسی بھی چیز کو پانی میں ڈالیں تو پانی کی سطح اس چیز کے پھیلاؤ کے برابر اوپر آجاتی ہے۔ اب جتنا پانی اپنی سطح سے اوپر آتا ہے اس پانی کے وزن کا اس چیز کے وزن سے موازنہ کریں تو اگر اس چیز کا وزن اس پانی کے وزن سے زیادہ ہوگا تو وہ پانی میں ڈوب جائے گی اور اگر اس کا وزن اس پانی کے وزن سے کم ہوا تو وہ تیرے گی۔
اتنی بورنگ سائنس......! بھائی پریشان کیوں ہوگئے؟ آئیں یہ بات ایک تجربے سے سمجھتے ہیں۔ جلدی سے سامان اکٹھا کریں۔
۱۔ شیشے کے دو عدد گلاس ۲۔ ٹیبل سالٹ (نمک) ۳۔ پانی ۴۔ فوڈ کلر (کوئی سا رنگ)
شیشے کے دونوں گلاسوں میں ایک تہائی پانی ڈالیں۔ ایک گلاس میں نمک کے تین چمچ اچھی طرح حل کریں اور دوسرے میں تھوڑا سا فوڈ کلر ڈالیں جس سے پانی رنگدار ہوجائے۔ اب رنگدار پانی نمک ملے پانی میں ڈالیں۔ آپ دیکھیں گے کہ رنگدار پانی نمک والے پانی کے اوپر معلق ہوجائے گا!
کیا وجہ ہے کہ رنگدار پانی نمک ملے پانی میں فوری حل نہیں ہوتا...... پانی میں نمک حل کرنے سے اس کی ڈینسٹی بڑھ جاتی ہے...... یہ بھاری ہوجاتا ہے اور رنگدار پانی ہلکا ہونے کی وجہ سے اس کے اوپر تیرتا رہتا ہے۔
کیا آپ کو معلوم ہے کہ بحرِ مردار میں انسان ڈوبتا نہیں ہے بلکہ تیرتا رہتا ہے؟ ایسا کیوں ہے؟



احمد حماس

بچوں کی سائنس